

سب کی دنیا پر پادشاہی ہے
 سب کی دنیا پر پادشاہی ہے
 سب کی دنیا پر پادشاہی ہے
 سب کی دنیا پر پادشاہی ہے

دور گزشتہ کی یادیں
 دور گزشتہ کی یادیں
 دور گزشتہ کی یادیں
 دور گزشتہ کی یادیں

دور گزشتہ کی یادیں
 دور گزشتہ کی یادیں
 دور گزشتہ کی یادیں
 دور گزشتہ کی یادیں

دور گزشتہ کی یادیں
 دور گزشتہ کی یادیں
 دور گزشتہ کی یادیں
 دور گزشتہ کی یادیں

تھا وہ مہر مہر کی ہستی کی ہستی
 جملہ عالم تن محمد جان ہیں
 جان عالم جملہ خاک پاسبی او
 عالم شہادت کے میدان
 باطن اسکا ہی خیر اسے نور و نور
 گزشتہ میں سایہ تو کیا ہو گیا تجھ جہ
 ہزارین بیغیا میں خاک کے او کی دولت
 مومنوں کو بھی شکر ایمان کی
 سب غلام ہیں اسے اسی اوتار
 رکھتے اس کے ساتھ ہر گز نہیں
 مالک ملک زمین و آسمان
 ایک پل میں عرش پر چڑھتے ہیں
 کیا عجیب اور نادر اس عراج ہو
 نشت کی کشتی کی کشتی کج حال
 حشر تک بولیں اگر چن و رشن

امامت المومنین کے کلمہ
 سب کی دنیا پر پادشاہی ہے
 سب کی دنیا پر پادشاہی ہے
 سب کی دنیا پر پادشاہی ہے

سب کی دنیا پر پادشاہی ہے
 سب کی دنیا پر پادشاہی ہے
 سب کی دنیا پر پادشاہی ہے
 سب کی دنیا پر پادشاہی ہے

سب کی دنیا پر پادشاہی ہے
 سب کی دنیا پر پادشاہی ہے
 سب کی دنیا پر پادشاہی ہے
 سب کی دنیا پر پادشاہی ہے

سب کی دنیا پر پادشاہی ہے
 سب کی دنیا پر پادشاہی ہے
 سب کی دنیا پر پادشاہی ہے
 سب کی دنیا پر پادشاہی ہے

این غزل را در روز دوشنبه ۱۲۸۵
 در شهر کابل در روز دوشنبه ۱۲۸۵
 در شهر کابل در روز دوشنبه ۱۲۸۵
 در شهر کابل در روز دوشنبه ۱۲۸۵

[illegible]

ہر کس نے اپنے اپنے گھر میں ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر
 ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر
 ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر
 ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر

ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر
 ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر
 ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر
 ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر

<p> جج کر مارا اسکو پھر اس حاشی مرغ سسل سار پے وقتا سترم سے پانی ہوا سارہ پر حوسین محرم ہی مصالیم یک شے مارا میں بریکار ہ دھاتی اور ہشیاری تری ہوتیاری ہی گہ آگہ سرا حس حوی سے تو پوچھا سلی کہے تو تو س قریبے ول حان کو مطرب کے بیداری حان گئی پراور پیا حان کو ہو گیا عرق حال و حال یا بحر دیا کے چھاپے کوئی سوہرا میں حاکو حد سے بھیجے حان لدا اگر مہر عالم بار ہو </p>	<p> یہ سادہ جیب پر سیم ہا حس سی اس مات کو گھر گیا ہانک مارا سی سادہ ہی نظر ہی جگہ کو جیل تیرا ہی کریم پھر بہت یہ کیا سحت مہطار پس کی مارتو ہی تری تری راہ مالی اور پکی اسی گدا حوہ ترا تو کہ گئی ہی لیسل گر ہو تو کہ گدستہ کا قول عرب آئینہ اسرا دختے دش حان گریٹے حد ہو حال حال و سکا دراجی ان کا یوں وہ وہ و ما کہ پھر جملہ دوست اس پیش و سر سے بے جہد گو صرا کے حان پر مار ہو </p>	<p> ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر </p>
---	---	---

ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر
 ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر
 ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر
 ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر

ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر
 ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر
 ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر
 ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر ایک ایک کونہ پر

<p>حکایت اور عشق کی جسے مجاز سے حقیقت کو پایا تھا کسی نسا کو کا شکر داکیب بحث اور تکرار میں نام نہ نہا وہ اور ہمتی نسا کی ششفتہ جری</p>	<p>علم کے ہر فن میں کاغذ و قلم وقت کا اپنے اک غلام بن گیا وہ رہبر رکھتا تھا اپنی سرسبز بڑی</p>
--	--

[illegible][illegible]

۲۹

شخصی که او را از این پستی بنین
بک استار است و سلمو مال
ایگیا خاقله و شکاک حال
اشکو ایست خاقلی کسوف
این غناش است که کو قودیک
سلیدان لور دله لغات
در یکجا ادا سنیل کی تواریخ
و اما کسی که وفور در کار

از یک دن به یونی
کی حضرت ارکان
از جان کا
پیشانی

ہرگز اس کے باوجود
 کی مادی لاک ہو
 کو بھی تبار و نشان
 رست سے حقیقت پر
 سے حقیقت کو پایا
 کے ہر فن کی کائنات
 کا ہے اگر علم و حیا
 لے لیا تھا اپنی سہری

[illegible]

نہاں کے لئے ایک اور نیا مکان بنایا گیا ہے۔

حکایت ذوالنون مشرقی رحمۃ اللہ علیہ کی

تیر بہت ذوالنون مشرقی لوگوں کو	ناگھان پہاڑ پر انگو جہنم
جاہلین کی گرم جگہ کچھ دکان	کیون نہ کچھ میں تب کنا رانا کلا
تک بھلا کے بولتے تھے	عابون کے شرف سے زمان میں رہا
جب کہ ہوا قد میں مکار کے	کیون نہ ہوا مشور لائق دیکھ کے
جب کہ ہوا کو فلک سے نڈیا	کیون وہ بے جا بگھے قتل انیا
یوسف مصری بہا خواہ کا	جو میں کیا کیا تھی ادنیٰ خدک
بہی جس ایک مرگ الماں پریشان	گر گ بن آہر اٹھنے کا عایدان
جو حریصان شکم میں جید خوار	ہو دیکھ کے محسوس خوش خوار
ہو زنا کار رو کھا ہر پوسا راق	اور شہزاد کا رہی گندہ دہن
آدمی کا تھے بدن حسد اسناں	آدمی سے تو اٹھے کھلے سنبھال
میں سہزاروں اسیر جنگ اور پھیرے	نیک و بوجہ جسم میں چرخوں کے
جو تری خصلت ہی غالب رہیں	خستہ تر ہو گئے اسکے کرن
دل سے دے دلو خفاں راہ ایک	بہی دیکھی ہر جہاں کی ایک
بند کائنات نام سلام الفیوب	جانتے ہیں ہر کسی کا حال

بہت سے لوگ اس کی خدمت میں آتے تھے اور اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔ اس کی صحبت میں رہنے والے لوگ بہت کم تھے۔ اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔ اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔

اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔ اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔ اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔ اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔

اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔ اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔ اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔ اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔

اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔ اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔ اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔ اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔

اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔ اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔ اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔ اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔

اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔ اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔ اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔ اس کی باتوں سے بہت فائدہ لیتے تھے۔

این کتاب در سال ۱۲۸۰ هجری قمری
 در شهر تبریز در کتابخانه
 آقای حاج میرزا محمد باقر
 صاحب کتابخانه
 تبریز
 ثبت گردید
 در سال ۱۲۸۰ هجری قمری
 در شهر تبریز
 در کتابخانه
 آقای حاج میرزا محمد باقر
 صاحب کتابخانه
 تبریز
 ثبت گردید

حق تعالیٰ کی طرف سے
 فرستادہ ہے کہ
 جو کلمہ کہے
 جس کی طرف اشارہ کرے
 وہاں جہنم کی آگ
 بجھ جائے

کہتا ہے سیدہ دواؤی غلط
 متقی با صفت ہیں و خود
 ہے کہ رسد جو دوسرے
 کہ قصا دو ماہی انصاف
 جو کہ دہرائے سن سال
 العزمی طور سے مال کا حصر
 دام میں اس کے ہوا داسیر
 محکوم کی جسے چوب دلی
 ہے کہ کچھ بھی ہوں سرگ کی
 اگر اس کے کارہی پسید
 اُس سے اس عید سادگی
 اسے عالم سے روز رکھا
 کہ سیدہ دوست اور ہم
 اب دنا صحت کی کلام کہ
 کہ چنانچہ کلام اس کا بھی مام

عماران راسیہ عوعلی غلط
 عقل با صفت ہے اسے امارت
 روز سے کھلائے آل سے
 عمارت کا وہ مال اب لا دیوں
 ہو دیکھا کہ اسے ایسا دیکھا
 داد میں اسے لیا عالم کو گہر
 کہ کھانڈ کو معال سے تر
 دینے حوری کو صلا میرا ک
 محکوم ہر سے کاسہ شہر مال
 تمام ہو گا مانے سیر مرد
 عمارت کے سے راس سے
 محکوم حورنا احمدی ہوئے کیا
 محکوم اس دیکھ سے کچھ تم تھا
 صحت شہری سرگ کوئی دم میں
 تب کما عالم سے وہ اسی مگر نام

محبت کا دلال دانا و دوش
 چاہت ہے کہ اس کے دل
 چاہت ہے کہ اس کے دل
 چاہت ہے کہ اس کے دل

کہتا ہے سیدہ دواؤی غلط
 متقی با صفت ہیں و خود
 ہے کہ رسد جو دوسرے
 کہ قصا دو ماہی انصاف
 جو کہ دہرائے سن سال
 العزمی طور سے مال کا حصر
 دام میں اس کے ہوا داسیر
 محکوم کی جسے چوب دلی
 ہے کہ کچھ بھی ہوں سرگ کی
 اگر اس کے کارہی پسید
 اُس سے اس عید سادگی
 اسے عالم سے روز رکھا
 کہ سیدہ دوست اور ہم
 اب دنا صحت کی کلام کہ
 کہ چنانچہ کلام اس کا بھی مام

[illegible]

بہشت میں رہنا چاہتا ہوں اور جہنم میں نہ جانا چاہتا ہوں
 میں نے اپنے رب سے کہا کہ میں نے تجھے چاہا ہے اور تیرے
 لیے میں نے اپنے دل سے تمام گناہوں کو نکال دیا ہے
 اب میں نے تجھ کو اپنا دوست بنانا چاہتا ہوں اور
 تجھ سے ملنے کے لیے میں نے اپنے دل سے تمام
 گناہوں کو نکال دیا ہے اور اب میں نے تجھ کو
 اپنا دوست بنانا چاہتا ہوں اور تجھ سے ملنے
 کے لیے میں نے اپنے دل سے تمام گناہوں کو
 نکال دیا ہے اور اب میں نے تجھ کو اپنا دوست
 بنانا چاہتا ہوں اور تجھ سے ملنے کے لیے
 میں نے اپنے دل سے تمام گناہوں کو نکال دیا ہے

جو باریک بینی سے دیکھتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ
 ہر شے اپنے جگہ پر ہے اور ہر شے اپنے
 جگہ پر ہے اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے
 اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے اور ہر شے
 اپنے جگہ پر ہے اور ہر شے اپنے جگہ پر ہے

<p>بارب پر بخشش نہیں تیار ہے نس کے آفت سے دے ہو سکے بچا گزریں تو بلائے ہو سکے دور سہل دینا کا ہے سارا بیخ و برب نیک بختان میں جو کہ تے اجتہاد رنج سے عقیقہ کے ناموں رسما جو وہابی درد سوزن ہوا جب کہ نہ ادبی تھا فرعون بیخ نامہ چون کالفت ہوا بیخ نامہ وقت کہنا ہے مواب اس لئے ہر رخ بے سہام کا نفس کو اپنے تو اپنے قتل کر جبکہ تویش عقرب کو جدا سات سے جبر کے ذلزل گرائے کسے مارا نفس کو جبر پیر</p>	<p>لطف ہے اپنے نوا پناہ فضل کر کو اسکا ہے بری آفت بلا کون کہہ سکتا ہے رے سہ نفو آفت کا تھا ہے عذاب قہر سے تو تین رہتے نامراد کہ لیا بیخ عبادت اختیار کیونکہ بے دردی ہے بیکہر کا رہبر ہوا اناب خود پرست وہ انامہ کو کا رحمت ہوا وہ اناب وقت کہنا ہے عذاب بیخ سے واجب ہے کہ نامہ جدا جہد میں حاصل کی کا مگر مارنے سے اسکو بھر امین ہوا بھر تو اسے کا مگر گزرا آئے پیر سے واسطہ کو مت دینی تہر</p>
---	---

میں نے اپنے رب سے کہا کہ میں نے تجھے چاہا ہے
 اور تیرے لیے میں نے اپنے دل سے تمام گناہوں
 کو نکال دیا ہے اور اب میں نے تجھ کو اپنا دوست
 بنانا چاہتا ہوں اور تجھ سے ملنے کے لیے میں
 نے اپنے دل سے تمام گناہوں کو نکال دیا ہے

میں نے اپنے رب سے کہا کہ میں نے تجھے چاہا ہے
 اور تیرے لیے میں نے اپنے دل سے تمام گناہوں
 کو نکال دیا ہے اور اب میں نے تجھ کو اپنا دوست
 بنانا چاہتا ہوں اور تجھ سے ملنے کے لیے میں
 نے اپنے دل سے تمام گناہوں کو نکال دیا ہے

میں نے اپنے رب سے کہا کہ میں نے تجھے چاہا ہے
 اور تیرے لیے میں نے اپنے دل سے تمام گناہوں
 کو نکال دیا ہے اور اب میں نے تجھ کو اپنا دوست
 بنانا چاہتا ہوں اور تجھ سے ملنے کے لیے میں
 نے اپنے دل سے تمام گناہوں کو نکال دیا ہے

میں نے اپنے رب سے کہا کہ میں نے تجھے چاہا ہے
 اور تیرے لیے میں نے اپنے دل سے تمام گناہوں
 کو نکال دیا ہے اور اب میں نے تجھ کو اپنا دوست
 بنانا چاہتا ہوں اور تجھ سے ملنے کے لیے میں
 نے اپنے دل سے تمام گناہوں کو نکال دیا ہے

سلطان بولت کہ جس نے اس کو
 جس نے اس کو بولت کہ جس نے اس کو
 جس نے اس کو بولت کہ جس نے اس کو
 جس نے اس کو بولت کہ جس نے اس کو

پیرا بولت کہ جس نے اس کو
 پیرا بولت کہ جس نے اس کو
 پیرا بولت کہ جس نے اس کو
 پیرا بولت کہ جس نے اس کو

اور زلف سے کام لیا
 اور زلف سے کام لیا
 اور زلف سے کام لیا
 اور زلف سے کام لیا

ہر ایک اپنے کو سمجھ لیتا ہی خوب
 بددھن کا کیا کر عیب کم
 آدمی ہی بادشاہ مجسمہ و بر
 کر نہیں توشہ توشہ کا ہونہ
 ظاہر اگر مشکل ہو دے بشر
 نقش تو اس کی زمین پر ہی چلا
 مجھ کو تو بیچارہ اور غافل بھلا
 چشم ہی سیدار تیری دان خواب

اہل دل سے دو چہ تو ایسے خوب
 شاہ کو چوری سے مت گزم
 بحر و بر آدمی کا ہی گذر
 شاہ بخشے گا تجھے سب تر
 دل ہی مالہ جی الیہ ویدہ ور
 روح او کی سیر کرتی چرخ کی
 آنکھ تو سوتی ہی پریدار جان
 دل اگر سویا تو کہ ہو قیاب

حامد اور مصلیا و مسلما

الہام عجیب سرار احادیث ہی کہ جس احادیث سے
 خلیفہ خلیا کو کمال پاکی کے واقعہ تین قدم کا کیا کہ میں نے
 اور قیام و شال شداد سے توفیق کا لیا یہ شائف ست جہات سے
 نمودار چہ جتہ رہا شمشیر چکی دبی عاشق زاری سبحان تعالیٰ
 الامم کہ کیا قال ہی کہ جسکو اسرار ملی اور خفیہ احادیث پر نزل کتاب
 الامم یہ حال ہی من کان فی ذوالحمی نمونی الاخرۃ اعنی اعدت

ای دنیا و اوق سام اللہ
 ای دنیا و اوق سام اللہ
 ای دنیا و اوق سام اللہ
 ای دنیا و اوق سام اللہ

یہ وہ ہے جس نے اس کو
 یہ وہ ہے جس نے اس کو
 یہ وہ ہے جس نے اس کو
 یہ وہ ہے جس نے اس کو

یہ وہ ہے جس نے اس کو
 یہ وہ ہے جس نے اس کو
 یہ وہ ہے جس نے اس کو
 یہ وہ ہے جس نے اس کو

یہ وہ ہے جس نے اس کو
 یہ وہ ہے جس نے اس کو
 یہ وہ ہے جس نے اس کو
 یہ وہ ہے جس نے اس کو

کھنڈی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو

کھنڈی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو

کھنڈی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو

کھنڈی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو

کھنڈی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو

کھنڈی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو
 قیاس کی ہر مہر کی ہو بہو

امان بخشن
 بدین حق کی چنین حق و اگر
 بلکه ای دعوی شایسته
 حق من و تو و یک چنین فانی
 یک هم من و تو و خود الله کا
 حق که ای شرفی از
 بدین حق کی چنین حق و اگر
 بلکه ای دعوی شایسته
 حق من و تو و یک چنین فانی
 یک هم من و تو و خود الله کا
 حق که ای شرفی از

کتابخانه عمومی

[illegible]

دل ہو سے مرکب دریا ہی نور
دل کی دل سے دعا وہ مرد
پانی کسی لطف سے اکے اماں
ساحل مقصد کو آنا حصار
شہ کے چھ قوی کے رہا
آں دعا میں سمجھ اصرار
سہ رنگ امارہ نقصان

[illegible]

جہاں اسکا حوالہ مل میں سعید بنی القیامہ میں یا لاک ہریکا
عالم میں بوسہ کوٹ ڈلو لویا

۱۔ کہ جس کو وہ اپنے سے زیادہ عزیز ہے
 ۲۔ کہ جس کو وہ اپنے سے زیادہ عزیز ہے
 ۳۔ کہ جس کو وہ اپنے سے زیادہ عزیز ہے
 ۴۔ کہ جس کو وہ اپنے سے زیادہ عزیز ہے
 ۵۔ کہ جس کو وہ اپنے سے زیادہ عزیز ہے
 ۶۔ کہ جس کو وہ اپنے سے زیادہ عزیز ہے
 ۷۔ کہ جس کو وہ اپنے سے زیادہ عزیز ہے
 ۸۔ کہ جس کو وہ اپنے سے زیادہ عزیز ہے
 ۹۔ کہ جس کو وہ اپنے سے زیادہ عزیز ہے
 ۱۰۔ کہ جس کو وہ اپنے سے زیادہ عزیز ہے

[illegible]

وہ جو ہر جگہ اور ہر جگہ سے
 ہر جگہ سے ہر جگہ سے
 ہر جگہ سے ہر جگہ سے
 ہر جگہ سے ہر جگہ سے

ہر جگہ سے ہر جگہ سے
 ہر جگہ سے ہر جگہ سے
 ہر جگہ سے ہر جگہ سے
 ہر جگہ سے ہر جگہ سے

احقون سے بھاگ اے ہر دفع
 صحت احمق ملای جان ہے
 احمق قہر خرابی اسی سید
 یاد آیا قصہ اہل سبا
 اور میں ایسے کہ دیکھیں مانی ہو
 تیر گوش اربس و لیکر سچہ کر
 مال سے مفرد قرار و کشتال
 مرد دنیا کا ہی مخلص عزیز
 اور رہ نہ بیا آیا جائے گا
 مال کو جب چھوڑ جانا ہی ضرور
 جو گر سودا گس ابتدا کا
 گو دین رو کوئی ہی جیسے سفال
 اکتے کوئی چھینے تو روین زار و زار
 حال تیرا ہو ہو ویا ہی سبکا
 بھڑھری صورت ہی دن شخص کی

کیونکہ اونے بھاگ گئے ہیں سچ
 احمق کا مرض ہے روان ہے
 بھاگنا قہر خدا سے ناگزیر
 احمق سے جوڑی آخر و با
 پر سلمان سے تیرا کئی چشم گور
 کا نہیں لکے نصیحت ہے اتر
 ایک پاس لکے نصیحت کد مال
 ماتمہ میں اکتے نہیں اسی کی خبر
 بے سبب روک روک سے مرنا
 خاک سے کتر سیر ہی بے شو
 ساتھ وہ تو شہی تری رکھا
 حفظ او سکودہ کرین مڈال
 بھڑ دیا تو نہیں ٹرین میں بھار
 جب تلک مالوف بھگوان شہ
 بکولم و محض دنیا کی ہی

عالموں کی عقل کا تو دوست ہو
 ہی ادب و ادب کی ہی کون کون
 اور طبیعتان کا تو دوست ہو
 جان بھون بھون کا تو دوست ہو
 تار کن بھون بھون کا تو دوست ہو
 ہی بھون بھون کا تو دوست ہو
 ہی بھون بھون کا تو دوست ہو
 ہی بھون بھون کا تو دوست ہو

دین ق کی میں بے حدود
 بعد ازین ہی بہت اسدین
 دین ق کی میں بے حدود
 بعد ازین ہی بہت اسدین
 دین ق کی میں بے حدود
 بعد ازین ہی بہت اسدین
 دین ق کی میں بے حدود
 بعد ازین ہی بہت اسدین

دین ق کی میں بے حدود
 بعد ازین ہی بہت اسدین
 دین ق کی میں بے حدود
 بعد ازین ہی بہت اسدین
 دین ق کی میں بے حدود
 بعد ازین ہی بہت اسدین
 دین ق کی میں بے حدود
 بعد ازین ہی بہت اسدین

کے آئینہ پوش تاج کی
 آئینہ لا پہنچا جب رات کی لیا
 غنچہ آتش شمع کے لئے
 غنچہ آتش شمع کے لئے
 آئینہ لا پہنچا جب رات کی لیا
 غنچہ آتش شمع کے لئے

کے سبھی نیا نیا چہرے
 جہان کا جگر سے سوز
 جہان کا جگر سے سوز
 جہان کا جگر سے سوز

بیان یہ کہ زیرِ نصیب میں سرِ سرِ سوزی کا پیر و نیک نہ جا بہو
 آدمی کو حق دیا ہی اختیار
 اسکو کرنا پڑی آدم کس
 سوہرہ سہریہ تھے قدرت ہی چاہ
 بندگی میں زندگی کو صرف کر
 جب سیاست نہ تھے کئے لگے
 تہن کا اگر بان اسکاے عوس
 مومنوں کو بندگی ہی خوشگوار
 اگر تھلی میں کچھ بیہوشی
 بادلیا اس کے میں اتقان
 ساکان اپنی بقا کے واسطے
 کہ عوس اپنا نہ دیکھے وہ کرم
 بے عوس دینا خدا کا کام ہی
 تو سلام بے غرض نہ کیا کہین
 تن رہا تیرا ریاضت میں اگر

پس ہر چیز کی نوا ہی خوشا
 کام میں اس کے اس قدر دیا
 وقت قدرت کو نگہ رکھو جان
 حق و قدرت تو حق کا شکر کر
 تو یہاں اس کو لینے مال سے
 ایک علی تیرا شو کا بے عرض
 اسکو کا قرین سمجھنے رہا
 رنج خاطر کیوں قبول لگو رہی
 اس لیے کرتے رہا تھو غلام
 و اما حق کو ریاضت میں کئے
 کیوں کیے جہت کو پتہ چرا
 یا ولی جو فیض اسکا کام ہی
 جو نہیں افر کو بیکار آستین
 زندہ جاوید ہو جان یا خیر

کے آئینہ پوش تاج کی
 آئینہ لا پہنچا جب رات کی لیا
 غنچہ آتش شمع کے لئے
 غنچہ آتش شمع کے لئے
 آئینہ لا پہنچا جب رات کی لیا
 غنچہ آتش شمع کے لئے

کے آئینہ پوش تاج کی
 آئینہ لا پہنچا جب رات کی لیا
 غنچہ آتش شمع کے لئے
 غنچہ آتش شمع کے لئے
 آئینہ لا پہنچا جب رات کی لیا
 غنچہ آتش شمع کے لئے

کے آئینہ پوش تاج کی
 آئینہ لا پہنچا جب رات کی لیا
 غنچہ آتش شمع کے لئے
 غنچہ آتش شمع کے لئے
 آئینہ لا پہنچا جب رات کی لیا
 غنچہ آتش شمع کے لئے

کے آئینہ پوش تاج کی
 آئینہ لا پہنچا جب رات کی لیا
 غنچہ آتش شمع کے لئے
 غنچہ آتش شمع کے لئے
 آئینہ لا پہنچا جب رات کی لیا
 غنچہ آتش شمع کے لئے

سردار جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان

سید جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان

سید جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان

سید جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان

نور سے نور شدیک ای مشهور
 غابر قرآن نہ کھدای اہل دل
 دیکھنا بالمشکل کام ہے
 مرد کو موسال ایک غال عزم
 آدمی ہے جن عمامے سے سوی
 ظاہر لہو خوب لیکن ات بین
 دورے دیکھے تو یک جزیر سیاہ
 اگر اس کے چشم کو دیکھے جلا
 عزیز کی کہ جسے چشم کور
 دیو آدم کو نہ جانا غیر مگر
 باطن اسکا شیر خور آشام ہے
 حال بالکازے خانے یکفہ
 چین دم عیسیٰ اصل آدمی
 کچھ طعنے کر کے کبات میں
 یکفہ دم کا ہے فروغ شاہ
 آرمی اسے پھاڑو کو آٹھا

مثنوی شریف طعنے مارنے والے کا جواب
 ای شعی طعنے نہ کر قرآن پر
 جس نے قرآن لیا ہے مغربان
 استخوان لایق تہ دنیا و رکو
 مارے بہ قرآن نعرہ تاحشر
 یہ شخص ہر شیر جو تاج بچا
 جصل کے کہنے تھے افسانہ جگہ
 مثل سنگ کے اس پر تو بھوکا کر
 ہر سو مجھے سنگ کو غیر از اس کو
 طالب حق کھوجے ہے اسرار کو
 ای گرد و چا ہلانے ہر سر
 یا کہ اسکے تھرے ایمان بچا
 اور طعنے کفر سے مجھ پر کہے

سید جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان

سید جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان
 سید جابر و بابا خان

سوال ایک حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام سے کیا گیا کہ وہ کون سے ملک سے تھے؟

اول و آخر میں سبک میں ہوں
 ظاہر میں گرچہ آدم کا ولد
 ہمہ آدم کو کہے میرے لئے
 پر حقیقت میں بڑے سیرت پر
 نہ کرو اول بعد اسکے بے علی
 اگر نہ سبک آئیں سات آسمان
 بھی دراز کو کوئی ہے حسرت کو
 کہہ رہے توشیریں سب لیل
 مان بھاتا تھا مگر ہوا سپر
 اختر دن کو پوجتے تین گران
 پوجتے ہیں آقا اور بہت باب
 حق تو تبلیغ سورج کو کیا
 راہ میں حق کے اگر سبک ہلے
 جس بنائے پوجنے سے تو بچا
 مشرق اس رخ رشید کا چاک

در سخن کچھ نہ کہن لکھن
 یکد باطن میں ہوں جانو کاہد
 چمن پر پر سے سب آدم گئے
 جس طرح بوسے سے پید شجر
 خاموہ جو نگرے کو ازل
 نسک کا جاتا چھرانا کاروان
 باطن حق کے کچھ نہیں پر بوجہ لو
 جیک اس راہ میں ہو گا ذیل
 ماطریت میں ہوتیرا سنگبر
 پوچ اسکو جو بنایا آسمان
 عاقبت کرنے میں کیوں پہنچ
 احمق ہے ہونا اسکو خدا
 پوجنے سے تو سنا رہے ہے
 آفتاب نیم شب کو پاویکا
 رات دن ہے نور اسکا ناک

استغفار سے کیا جو بارگاہ
 سب اسرار سے کیا جو بارگاہ
 سب اسرار سے کیا جو بارگاہ
 سب اسرار سے کیا جو بارگاہ

ان ائیں کچھ نہ کہن
 جب نظر کو میں خداوندان دل
 ملک حق مطلب ہوا رہے
 نام پر دینا دینا دار سب
 پوچ اسکو جو بنایا آسمان
 عاقبت کرنے میں کیوں پہنچ
 احمق ہے ہونا اسکو خدا
 پوجنے سے تو سنا رہے ہے
 آفتاب نیم شب کو پاویکا
 رات دن ہے نور اسکا ناک

میں پان نسک میں ہوں
 میں پان نسک میں ہوں
 میں پان نسک میں ہوں
 میں پان نسک میں ہوں

نفل یوں کہے ایک درخشاں
 طالب مولا اسم سوز و درد
 غائب ہو گیا کوئی وہ حضور بیان
 آئے میں پوچھا کوئی زلف ناطان
 بس کھان تارہ خورشید زلف وصال
 دشت بستان کی اگر بسکری راہ
 اس طرف جانے کا سراج گاہ
 شے خدا میری سی اسی جگہ کاہ
 تب ہوں حلقی کی اگر آرزو
 دوسری نیت کی اگر آرزو

کبھی میں اپنے اندر سے
 کبھی میں اپنے اندر سے
 کبھی میں اپنے اندر سے
 کبھی میں اپنے اندر سے

میں حق ہوں کہ سچ ہے
 دو سو سال کے میں ہے
 کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا
 کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا

میں جاننے والے ہوں
 کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا
 کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا
 کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا

میں جاننے والے ہوں
 کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا
 کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا
 کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا

کے لئے کہ وہ دنیا کا سب سے بڑا
 کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا
 کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا
 کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا

ایک چاہے ہی کہ باد عرش پر چالش عقل ناقص کہ مانند کشاکش مجنون کے یہی ہاتھ ناقہ کی کہ میل مجنون کے طرف لیلی کے اور ناقہ کی طرف کرتے کے میل مجنون بسویئے حرہ و میل ناقہ بسویئے کرہ	ایک دن مجنون ٹپٹ بوسقیرار لاکھ ناقہ کو لیلی کے طرف وہ داد دہر کر زور کرنے پاوہر ایک تھا دیگر کا گو بار ہنر جان کو ہی عرش پر چاٹھا ہنر عشق سولا کا نہیں لیلی سے کم اگر ہوا پس تین ہونگا نہ شکار نازنین جو تیرا دل کے گئیں جی بھی عالم کے ہر چرخ کا حال فصل مردوں کو نہیں جو تیرا پر بکری اور وی نہش ایسے
ایک طرف اہل کیل شل اول و آخر کے ہر طرف شل نیلین ہونے کو رو کر شل نیلین ہونے کو رو کر شل نیلین ہونے کو رو کر شل نیلین ہونے کو رو کر	جانب لیلی ہوا ناقہ سوار وہ طرف پہلے کے ہونے کشاکش دو ہونے کے ایک جان بگراہ جو حق کو مرن تن کو ہی لذات نفسا ہنر عشق میں ہو لاکھ ہونے بعد پری دیکھ تین وہ خوار دیکھ تھوڑے دینے ہونے آواز آخر ہی ہونے از رہ قوت ہو لاکھ ہونے رتن کو نامزد ہی ہونے

میں جاننے والے ہوں
 کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا
 کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا
 کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا

میں جاننے والے ہوں
 کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا
 کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا
 کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا

چو جان آید و عجز از
 زنده کی کسی بر آید و عجز از
 حریفش کا حال به جا آید
 در آتش آید و عجز از
 جا به چو است کا حال
 چو است کا حال

چو جان آید و عجز از
 زنده کی کسی بر آید و عجز از
 حریفش کا حال به جا آید
 در آتش آید و عجز از
 جا به چو است کا حال
 چو است کا حال

چو جان آید و عجز از
 زنده کی کسی بر آید و عجز از
 حریفش کا حال به جا آید
 در آتش آید و عجز از
 جا به چو است کا حال
 چو است کا حال

چو جان آید و عجز از
 زنده کی کسی بر آید و عجز از
 حریفش کا حال به جا آید
 در آتش آید و عجز از
 جا به چو است کا حال
 چو است کا حال

چو جان آید و عجز از
 زنده کی کسی بر آید و عجز از
 حریفش کا حال به جا آید
 در آتش آید و عجز از
 جا به چو است کا حال
 چو است کا حال

چو جان آید و عجز از
 زنده کی کسی بر آید و عجز از
 حریفش کا حال به جا آید
 در آتش آید و عجز از
 جا به چو است کا حال
 چو است کا حال

[illegible]

اور ہوا بوجھ بنیاد و خیزل
خاک نظر آئے پوچھا کہ

جان بدین آئے ہیں جس سے ہر ایک
محبوب چون پیش آنے لگا
خوش ہو کر رہا تھا
مگر وہ بیکار رہا تھا
جس کو ہر ایک سے دور رکھا
جس کو ہر ایک سے دور رکھا
جس کو ہر ایک سے دور رکھا

نہج جان چاکل کی تھی
میں نے جو کچھ دیکھا
میں نے جو کچھ دیکھا
میں نے جو کچھ دیکھا
میں نے جو کچھ دیکھا
میں نے جو کچھ دیکھا
میں نے جو کچھ دیکھا

یہ خلی خلق شجر درجسان
سجھے جو کرتے ہیں بد خلق و
خلق سے خالق طرف لا و رجوع
لیک پھر شیطان ڈرا تا ہی کہ
پس تو پھر چوکے گرفتار سب
و ادم میں شیطان کے مست ہو کر
جو کہ چاہا سو سب کر چکا
ہین حجاب چشم کے یہ سب
خیر و شر کا ہی سب سے ظہور
جب خدا چاہے کیسے مارنے
جب قصدا آئے تو حق ہو طیب
یہ سب سب ہیں حجاب عتقان
عارفوں یہ راز بہتر جانیے
انکو میں چھوڑا آسان ہے
جاوینہ کہ کب تلخ اس نندان

کچ زور سے لیے ہر ایک
تا تو انکے ہاتھ سے لاچار
جانب حق سر جہاد با ضوع
مقرر و ناتھ سے مر پکارا یگان
خلق سے کرتا ہی پھر ہادی طلب
تا رہے تیرا سبب و سنگیر
پس نہ کر تکیہ تو کچھ حساب کا
ورد دیدار سبب کیسے ب
اسکو کہ حساب سا لکھ کیا خیر
سو کمان اور سے تو پھر جا کر
جو دوا د ہوا شر سے بے سبب
جو کہ ہو محبوب اور دانش کمان
وہ سبب وہ سبب پچھانیے
کیونکہ تن اونکے لیے نہ تھی
باغ وستان کی طوں بے چلے

مگر کے اندر اسی پرستار
ہم کر داری پریش و روزگار
اوس حضراتی کی کہ انتظار
جو ہم کو اس کا خیر کیا یگان
نہج جان چاکل کی تھی
میں نے جو کچھ دیکھا
میں نے جو کچھ دیکھا
میں نے جو کچھ دیکھا
میں نے جو کچھ دیکھا
میں نے جو کچھ دیکھا
میں نے جو کچھ دیکھا

یہ خلی خلق شجر درجسان
سجھے جو کرتے ہیں بد خلق و
خلق سے خالق طرف لا و رجوع
لیک پھر شیطان ڈرا تا ہی کہ
پس تو پھر چوکے گرفتار سب
و ادم میں شیطان کے مست ہو کر
جو کہ چاہا سو سب کر چکا
ہین حجاب چشم کے یہ سب
خیر و شر کا ہی سب سے ظہور
جب خدا چاہے کیسے مارنے
جب قصدا آئے تو حق ہو طیب
یہ سب سب ہیں حجاب عتقان
عارفوں یہ راز بہتر جانیے
انکو میں چھوڑا آسان ہے
جاوینہ کہ کب تلخ اس نندان

حکایت

یوں کہ اس دور میں عاقبت میں
آئی ایک عورت نے عورت میں
دھت توڑ کے بیٹے یا بگو
ای غلامی یہ بھی پڑا تو
وہ کہ میں یہ نہیں لیا ہوں
علاقہ گری تو ہی لیا ہوں
میں سے عورتوں میں ہی سے
سب سے بڑا سب سے امیر
یہ کہ وہ سب سے امیر ہو
یہ کہ وہ سب سے امیر ہو

۳۷

میرزا اس آقا کا لیس غف
اوسے سے ملے گا ہی غف
عاقبت عورتوں میں ہی سے
سب سے بڑا سب سے امیر
یہ کہ وہ سب سے امیر ہو
یہ کہ وہ سب سے امیر ہو

دراصل اور دل کے چھپنے
گر جا سکا تو نے بھی چھپا تھا
دکھتا تھا اس کی دیکھ کر
دکھتا تھا اس کی دیکھ کر

گر یہ سب اور اس میں
دکھتا تھا اس کی دیکھ کر
دکھتا تھا اس کی دیکھ کر

نفس نامعور و لاف سے ہو
لوگوں نے محمود کو دی بوج
یہی بچانے کے کیونکہ وہ
پھر کیا اس سے ہی بچ
مادہ دوس سال در جہاں کے
ایک مری سردار کو دلا کہ جا
لوہے تو تو کو جو کہ کا
میں کہوں کہ اس سے بڑی
حکایت عاقبتی سے رہی
وقت آج ہی رات کے سوئے
یوں کہ ابی حکم سلطان ہیں
دوسرا لاکھ ہی ہی کیا ہی
ہی کلام حاس و سلطان کا
ایک مولائی یہ اہل حیاں
وہ ہی اک دیا ہی جس دست

حکایت مختصر
حکایت مختصر
حکایت مختصر

حکایت مختصر
حکایت مختصر
حکایت مختصر

میں یہ کہ اس کا
میں یہ کہ اس کا
میں یہ کہ اس کا

دائم اور پھر ہی نظر اوس
اوسے سے حشر میں کہا ہی
دیر رہتا ہی پھر حق کران
حوشی سے کیا رہ کر طلب
مجھ سے آسان رہ رہاں کے
حشد ہواں در رہے لٹا
مخدود کا بہت ہی پاش
وہ کہ مجھ سے جیادام
یاس اوس کے گھر ہی حردگی
کئی یہ لوانو کو پائے سات
ہر یک ہم جہاں رہی لوٹ
لوٹے یا قوت اد لیل و گھر
لعل غور سے ہی بچا ہوا
وہ سلام ار سکے ہی سکھ
تم میں ہی جاتے ہو شکی گت

حکایت مختصر
حکایت مختصر
حکایت مختصر

حکایت مختصر
حکایت مختصر
حکایت مختصر

مجلسی اربعہ

[illegible]

سید محمد علی

طاعت رسانی

طیاری

سید علی

2015

١٠٠

金

کمرچہ بین ہم نفس و اعدا جان
 پس ایلا و آتش کی خدایت میں کیا
 پوست اور چارہ بن نہ کہ سائیں اگر
 راہ میں حق کی ہر ایک تنگ کا حجاب
 یہ غفلت ہی حجب اس راہ کا
 پرورش تن کی تھجے ہی سپرد
 پہنچیں ہیں اکیدم ملین شایک
 قدر ہر روزی عمر سر مرد کا
 عشق ہی وسعت خدا فی کم بزیل
 عشق کے لوصاف گر کیسے ہم
 خائفین پہنچیں مگر عشق کے
 عشق میں عوازا ہی سب روع
 حشر میں ظاہر ہو سب کا کاویا
 دست و پا تیرے شہادت میں
 بلکہ ہر عضو اس تن کا ترے

پر جہد سے عین قس افشہ کائے
 باوجود شہ کے بندہ ہی فنا
 کا ہے کو کر کے طاعت بقدر
 چھوڑ غیر حق کو لے راہ ہوا
 جب ہر طالب کوئی اس کا
 رکھنے سے مقصود پر اپنی نگاہ
 ذرا ہر اک راہ اور ایک دن ایک
 ہی جاں کس سال سے مجھ پر
 عشق میں ہی خاص غفلت کا
 سو قیامت ہو نہ پر وہ تمام
 آسان ہی فرخ در غفلت سے
 نفع کیا ہے یہ در غفلت ہر فرد
 خائفین ہوت ہو میں شر سے
 فعل کا تیرے تاویں کائنات
 فعل تر احقرت حق سے

[illegible]

تھا وہاں ہی میں نے اس کا کھانا کھا

فقیہین مشنل ٹھانیاناک دو
دیکھن جانیانک عاون سحر کیا
بیچیکہ کیکہ واسطے کیکہ دعا
یادوئیسے جو کوئی نام شارب
پیدوب کا حال

مجلس شورای اسلامی ایران
کتابخانه مجلس شورای اسلامی
تاسیس ۱۳۰۲

[illegible][illegible]

چنانچه در این کتاب آمده است که هر کس که بخواهد از این راه نجات یابد باید که به خداوند متعال رجوع کند و از او توبه بخواهد و از او عفو بخواهد.

کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو

کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو

کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو

کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو

کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو

کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو

پانچ گنج شکر تیرے تو
 ہی یہ خوشبو ہو جسے کاغذ
 ہی شہید و نکو حیات جاوید
 دو فوٹان رسم و حیدر ہی
 ہی ستجہ روشن و دل شیریں
 کب نظر انگور آتش تیرا
 اسکی محرم پہلے اگلے سے

فائدہ مستوریت کا نام محرمون

مرد و زن میں مثل پند و شر
 ثالث باخبر ہو پیدا یقین
 قلبان بیشک اپنی زبان
 رنگ بو میں ہر زمانہ ناز

حکایت برہیل تمثیل کے

یوں کیا داتا کا کہنے سب
 وہ کہا باطل تیرے یہ کان ہیں
 باطل حق کیا ہوا ہی یہ مثال
 اس بڑھکے خیم حق جوچین

کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو

کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو
 کسی کس کی طرف سے نہ ہو

دینش بے بیلیا سنی کلام
 خلق میں بانی ہیں جس کی پیروی
 نمانے کے لئے جائے کر فرماؤ گئے
 راہ ہی سنت کر رہا ہو جائے
 راہ میں ہیں بے بیلیا سنی کلام
 وقت و سنت چاہیں جس کی پیروی
 کیا یاد رہی بیکار کس کی
 راہ میں ہیں بے بیلیا سنی کلام
 دوزخ و جہنم کی راہ میں ہیں

دینش بے بیلیا سنی کلام
 خلق میں بانی ہیں جس کی پیروی
 نمانے کے لئے جائے کر فرماؤ گئے
 راہ ہی سنت کر رہا ہو جائے
 راہ میں ہیں بے بیلیا سنی کلام
 وقت و سنت چاہیں جس کی پیروی
 کیا یاد رہی بیکار کس کی
 راہ میں ہیں بے بیلیا سنی کلام
 دوزخ و جہنم کی راہ میں ہیں

دینش بے بیلیا سنی کلام
 خلق میں بانی ہیں جس کی پیروی
 نمانے کے لئے جائے کر فرماؤ گئے
 راہ ہی سنت کر رہا ہو جائے
 راہ میں ہیں بے بیلیا سنی کلام
 وقت و سنت چاہیں جس کی پیروی
 کیا یاد رہی بیکار کس کی
 راہ میں ہیں بے بیلیا سنی کلام
 دوزخ و جہنم کی راہ میں ہیں

ہندگی کی رہ میں چل بیڑن
 خلق کو حال تو اپنا نہ کر
 بار اپنا غیر کے سر پر نہ دے
 ویسی میری ہی فقیری ہی بھلی
 ہین بہت سردار داکو بے ہنر
 علم و حکمت گرچہ بہتر جانتا
 ہی نظر ستار پر یاریشن
 بلکہ اسکی کجی جگم ابلھی
 موج میں تیرے تھے ہوگا فلاح
 جانور و مہما ہی نہ یا گہا سے
 لیک یہ مٹا یا کیا کام ہے
 فادر جہ تیغ اختیار کر کے طریق سنت چھاوے

دینش بے بیلیا سنی کلام
 خلق میں بانی ہیں جس کی پیروی
 نمانے کے لئے جائے کر فرماؤ گئے
 راہ ہی سنت کر رہا ہو جائے
 راہ میں ہیں بے بیلیا سنی کلام
 وقت و سنت چاہیں جس کی پیروی
 کیا یاد رہی بیکار کس کی
 راہ میں ہیں بے بیلیا سنی کلام
 دوزخ و جہنم کی راہ میں ہیں

چشم جان بکھنڈ حال خبر
 جان سے کوئی نہیں بیکار
 جب شیطاں ہووے سیراں
 ہووے سیراں ہووے سیراں
 نہ ہووے سیراں نہ ہووے سیراں
 نہ ہووے سیراں نہ ہووے سیراں
 نہ ہووے سیراں نہ ہووے سیراں
 نہ ہووے سیراں نہ ہووے سیراں

مصطفیٰ فرامی گرجا ہی بہت
 کر نہیں مانگا تو نسا میں ہون ترا
 یہ جہان ہی دام دانہ آرزو

دینش بے بیلیا سنی کلام
 خلق میں بانی ہیں جس کی پیروی
 نمانے کے لئے جائے کر فرماؤ گئے
 راہ ہی سنت کر رہا ہو جائے
 راہ میں ہیں بے بیلیا سنی کلام
 وقت و سنت چاہیں جس کی پیروی
 کیا یاد رہی بیکار کس کی
 راہ میں ہیں بے بیلیا سنی کلام
 دوزخ و جہنم کی راہ میں ہیں

دینش بے بیلیا سنی کلام
 خلق میں بانی ہیں جس کی پیروی
 نمانے کے لئے جائے کر فرماؤ گئے
 راہ ہی سنت کر رہا ہو جائے
 راہ میں ہیں بے بیلیا سنی کلام
 وقت و سنت چاہیں جس کی پیروی
 کیا یاد رہی بیکار کس کی
 راہ میں ہیں بے بیلیا سنی کلام
 دوزخ و جہنم کی راہ میں ہیں

ایک شاعر اسی آبادیاں
 دیکھ کر یہ کہتا ہے کہ ایک ایسی جگہ
 جہاں کوئی نہ دیکھ سکا ہے
 نام دہشت اور سب سے
 نام دہشت اور سب سے
 نام دہشت اور سب سے
 نام دہشت اور سب سے

ایک شاعر اسی آبادیاں
 دیکھ کر یہ کہتا ہے کہ ایک ایسی جگہ
 جہاں کوئی نہ دیکھ سکا ہے
 نام دہشت اور سب سے
 نام دہشت اور سب سے
 نام دہشت اور سب سے
 نام دہشت اور سب سے

<p>مکس کا کر کے دیو کا حکم بیت حدت پہلی ہی مرد میں تھے اول ماہر و مرد چاہے تو گورور دیکھے ہے جی وہ نہیں ہر گز حور سب حامی طبعی فردا لے جو چاہے حاکم رہے نکل مٹ کے حاکم مصطفیٰ پر مایا ہی اسرار جو مثل آدم کے چلے ہی حاکم پر ساکس مالہ ہی اس نام نہ کی جا سوڑے مدینہ اگر بار بار کیونکہ پس از موت اور کی جا دین کے برادری روح پاک کو نقل گر جو وہ ہیں میں نقل عام موت کے آگے جو ابی ہا نقل</p>	<p>حضر سے تیر چہ میں گریہ بیت ہوا یار تھے یو بھی تانے آوے لفظ وہ مل ہو داتا لفظ آوے آما ملک جیوں طلعت کہ تو چہ ہو گیا رود کے آئے سے کت ہی ہی آئی تادی گئی غمی عساکر کی چاہے مرد کو جو دیکھے وہ تو جسے یہ رہ حامی جان اٹاک ہو عقل روح اکی اعداد اس ہی ملک بر ماں اور کی مرزا چھوڑے ہی بیتن آوہ حاک نقل جو عالم اٹاک کو ملک جیوں نقل سے ہر نقل تمام غیر رہے کے سوائے اسکو عقل</p>
---	---

ایک شاعر اسی آبادیاں
 دیکھ کر یہ کہتا ہے کہ ایک ایسی جگہ
 جہاں کوئی نہ دیکھ سکا ہے
 نام دہشت اور سب سے
 نام دہشت اور سب سے
 نام دہشت اور سب سے
 نام دہشت اور سب سے

۷۸
 کسے وہ چیت توڑے تھان
 گام کا مین کا شامی
 جگہ جوتن کا تان اوں کے
 گریہیں گہر جی حاکم پر
 چو کہ جی اس حاکم پر
 تو کیاں درمجاں جی حاکم
 کالیان باج جی حاکم
 تھوڑا روٹ سارو کہ جی
 زندی کہ موت سارو کہ جی
 حاکم کیان جی حاکم
 حاکم کیان جی حاکم
 حاکم کیان جی حاکم
 حاکم کیان جی حاکم

ایک شاعر اسی آبادیاں
 دیکھ کر یہ کہتا ہے کہ ایک ایسی جگہ
 جہاں کوئی نہ دیکھ سکا ہے
 نام دہشت اور سب سے
 نام دہشت اور سب سے
 نام دہشت اور سب سے
 نام دہشت اور سب سے

ایک شاعر اسی آبادیاں
 دیکھ کر یہ کہتا ہے کہ ایک ایسی جگہ
 جہاں کوئی نہ دیکھ سکا ہے
 نام دہشت اور سب سے
 نام دہشت اور سب سے
 نام دہشت اور سب سے
 نام دہشت اور سب سے

حال کنگا شمع بنی زنا حال
 کہ تو جانی رہا ہے نکال کر
 تو شمع مارو یا کر ایسا شمع
 زود خندہ و خندہ شمع
 خندہ جانی رہا ہے نکال کر
 زود خندہ و خندہ شمع

جہول کیا گیا گی رود قیل
 امر و خیر شمع بنی زنا حال
 کہ تو جانی رہا ہے نکال کر
 تو شمع مارو یا کر ایسا شمع
 زود خندہ و خندہ شمع
 خندہ جانی رہا ہے نکال کر
 زود خندہ و خندہ شمع

جہول کیا گیا گی رود قیل
 امر و خیر شمع بنی زنا حال
 کہ تو جانی رہا ہے نکال کر
 تو شمع مارو یا کر ایسا شمع
 زود خندہ و خندہ شمع
 خندہ جانی رہا ہے نکال کر
 زود خندہ و خندہ شمع

بیان اسکا کہ عاشقون کو حیات اہم ہی
 یہ جان زندہ ہی کیسے جس کے پاس
 بندگی کر حق کی خاطر اسی فکری
 کہ تجھے چاہے خیر یا راسی فلان
 یہ جس تن تجھے حق لیتا ہی
 مول لیتا یک شخص جسم مت
 اشک کے قطروں کو تھوڑی رخصت
 مول لیکر ایک تیر اسوز و آہ
 دیوے میں عشاق سنجے نہایت
 اسکا کے طور د اہم بے قرار
 گرچہ پہلے عشق ہی سنج و بلا
 تن کو پانی کر سہا لگوں کی ر
 اصل خود رہے ہی لیکر ہی اہم
 ترک کرنا کام کا ہی کا ہی
 عشق میں ہی ترک بہتر ناز کا

مرد گون سے بھی زیادہ ہی فنا
 مرد ایک قوت سوا یہ لاکھ
 جو دنیا بھر کی کجائی پیشا
 کہ جو سارا حق سننے اور نیکو باریا
 پر تو مومن فوج بہا فرم دنیا
 تو یہ مانتے ہیں جو جس سے
 پایا ماسے پر تو شمع بنی زنا
 کہ تو جانی رہا ہے نکال کر
 تو شمع مارو یا کر ایسا شمع
 زود خندہ و خندہ شمع
 خندہ جانی رہا ہے نکال کر
 زود خندہ و خندہ شمع

مرد گون سے بھی زیادہ ہی فنا
 مرد ایک قوت سوا یہ لاکھ
 جو دنیا بھر کی کجائی پیشا
 کہ جو سارا حق سننے اور نیکو باریا
 پر تو مومن فوج بہا فرم دنیا
 تو یہ مانتے ہیں جو جس سے
 پایا ماسے پر تو شمع بنی زنا
 کہ تو جانی رہا ہے نکال کر
 تو شمع مارو یا کر ایسا شمع
 زود خندہ و خندہ شمع
 خندہ جانی رہا ہے نکال کر
 زود خندہ و خندہ شمع

بلکہ شمع ابدی و جان
نور و شمع نور و جان
غیرت عدوی جان
اس کی نورانی غفلت
جس کی غفلت سے

بلکہ شمع ابدی و جان
نور و شمع نور و جان
غیرت عدوی جان
اس کی نورانی غفلت
جس کی غفلت سے

زیر کی جان غفلت سے
زیر کی جان غفلت سے
زیر کی جان غفلت سے
زیر کی جان غفلت سے

زیر کی جان غفلت سے
زیر کی جان غفلت سے
زیر کی جان غفلت سے
زیر کی جان غفلت سے

کیونکہ ہی نے دوسرا موجود جب کیا نور شد و نزل شد ماہی شبے نکل وقت نہا پیش سے ماہی شبے کا ہوا نار جو موسیٰ نے دیکھا نور تھا ناگ لکے دیو بنیاد بس چشم بد جلوت کے ہاں ہیں حق تری شہر گ سے ہی نزدیک تر جس قدر تو فکر کو کرتا ہے دو فلسفی فکر میں مگر کبریٰ ہوا جس قدر کرتا ہی وہ فکر دریا ہیں بہت دیر چن کاوت فرزند اہل جنت اہل ان میں بہتر انے علم فضل پرست ہو مقبول زیر کی ہی دام غفلت کی غریزہ	وہ ننگ شب نکل جانی جہاں پھر جو نکو وہ مگر کتنی ہی مثل یوسف خلق ہو دین کا صبح دم آپس میں ہر یک دینا حور تھی شب ہم اوسے رنگی کھا تاناہ دریا کو چسکا خاک خوش تاج اسباب کے عارفین دور کیوں کرتا ہر فکر تائی ہوا استاد مجھ رہو تا بالضرور باتحہ میں اوسے نہیں خرابوگ اوس قدر رہتا مرام اول راہ کو مثل شیطان آہن فیسو فوج میں نہایت ہی خطر حق سے تجھ کو کہ ہر حرکتی پاک بازوں نے کیا ہی پیریز
--	---

جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے

جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے

جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے

جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے

جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے

جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے

جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے

جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے
جس کی جان غفلت سے

[illegible]

(Signature)

[Illegible handwritten signature]

Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory lines, written in a cursive script.

Handwritten text in the upper section of the main body, continuing the narrative or providing context.

<p>تاکریت و سلسلہ گورہا ہو فلاح کی عبادت کے معنی کیا فلاح اس میں ہی کیا ہو</p>	<p>سہ سہاویہ دوست مہلا کرا لیا تھو تھیلے دل سے تو ایسے جیسے کر میں کیا ہو</p>	<p>Handwritten text in the right margin of the table section, continuing the story.</p>
<p>حکایت صدر جهان بھاری کی میں سے اس کے تھو عالم کا خلق پروردہ سرور عالی تبار صف سہفت گھر میں بیکر اسکو ہر گاہ ایک دم تیار مال ہر کے سہل کر اوٹھا آہ و فغا لطف کی کر تیار میرے رنگا اکسہ در رہیں سہتا سے ست تنہا سارا اسکو یا گھس یک ایک مدد نہاں ان آگیا اوستہ ملدی لاکھ میں کھال محاکہ بھی ہو چا تہا مسل و کرم</p>	<p>تھا سحر امیں وہ مدد نہا صح سے تا نام کرتا تہا مجلس رنجناں اسکی یاد گر یہ میں سے کرنی کر تہا توت مقام کے دس کیا تہا یہیں ہل میں بیوا ہی پاد یر اتی ہی خطا کر تہا حسد ہوا چارو دیو میر میں تہا بر لکھی مردہ سا ہر دیا اس کے کھس پر دوا بیکر مردو لاکھ اسی والا تہا</p>	<p>Handwritten text in the right margin, below the table.</p>

Handwritten text in the lower section of the page, below the table.

Handwritten text at the bottom of the page, likely a conclusion or additional notes.

بیان اسکا دشمن
اس خالق کا مخلوق

بین ہزاروں جبل اور شجر
جس میں ہیں جن کی جڑیں
جس میں ہیں جن کی جڑیں

جس میں ہیں جن کی جڑیں
جس میں ہیں جن کی جڑیں
جس میں ہیں جن کی جڑیں

نہیں ہمارے دل پہ کیا
نہیں ہمارے دل پہ کیا
نہیں ہمارے دل پہ کیا

نہیں ہمارے دل پہ کیا
نہیں ہمارے دل پہ کیا
نہیں ہمارے دل پہ کیا

ایسی کئی تیشیں مل اُس رو سے
تھی نہ صدق تن میں
نام اپنا اور علی کا اس لیے
جس کے مولانا محمد مصطفیٰ
کون ہی مولانا جو جکوتید سے
رہنما آزادی کے ہیں نبی
ابھی گروہ مومنان شادی کرو
لیک ائم ان شفیعوں کے حضور
نفس کے تاج ہونا اس قدر

لے لیا صندوق سوویا رو
مول لین ائم تے تیرا لیا
خاتم پیغمبران مولار کے
اس کے مولانا ہیں علی مرتضیٰ
مخلصی تھے اور آزادی دو
انبیا دین مومنوں کو مخلصی
مثل سرو و سوسن آدای کر
شکر میں طب اللسان ہمارو
جو ہنر آئے شفیعوں کی خبر

جس میں ہیں جن کی جڑیں
جس میں ہیں جن کی جڑیں
جس میں ہیں جن کی جڑیں

تیرے حکایت اس سحر سے اور قاضی کی
بعد پھر کیا سال کے عورت کے
وام اگلا پھر تو لے قاضی یہ
عورت اپنی سارے عورت چنہ
جبکہ وہ آواز سے تھا آشنا
دوسری زن کو کر اپنا ترجمان

بولایوں جو جی کای شہین
کہہ مر شکوہ سر کا طلال
پھر اویسی قاضی پر جا کی گند
آپ خود کہ نہ کسی اپنا گلا
عشوہ وغیرے رکھے اپنے نہا

جس میں ہیں جن کی جڑیں
جس میں ہیں جن کی جڑیں
جس میں ہیں جن کی جڑیں

دہ نذر دولت دیوان جاہ
تاسا دست کا پناہ
بہار اس کو
کوسے پناہ کی

جس میں ہیں جن کی جڑیں
جس میں ہیں جن کی جڑیں
جس میں ہیں جن کی جڑیں

کے ہونے کی
کے ہونے کی
کے ہونے کی

کے ہونے کی
کے ہونے کی
کے ہونے کی

کتابخانه عمومی
شعبه کتب خطی
موزه و کتابخانه
سازمان اسناد و کتابخانه ملی
جمهوری اسلامی ایران

[illegible]

ارٹھائی نامی پتھر

بسم الله الرحمن الرحيم

م. او در کام

در این کتاب

تو که می‌دانی که تو را می‌دانم

چون کشتود عین استخفی شد عیب
مهر از آئینه ای عیب زلف

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

مفت خوار و در خوار است

ابستہ آنامہ چون دریم
در حد ثبات

هست بمسم افتد در
عدیت جل جلاله
و صفت حاد از زبان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

و

عقبات

در میان جزو کل این سه زول
چون گُل گُل خور و در دل غنچه
اسرار نهاده است باریکتر

جملہ ازنی سازونی
در گلستان می طیب
منزند و رند ما

از آب گل
 رطب
 شکر

فصل فی فضیلت علم و تقوی
ایچ جا

روزگار در دست خداست

ای خلیفہ آن گلستانم غنا
نار نور خویش کن مشعل
رو می گرد پیش ازین ہشت

سر و گن وین نارا
وارمان از دست
بازوان هستی بیستو

مستشد
ارگ برود
نیزودی نما

عبدالله بن محمد بن عبد الله

91

فی شریانی کا اندازان فی سنوئہ
خمسة باطن بسویت باز کن
چون عقول عشر این عشره خصا

یک جهان قصند
خمسہ ظاہر بغیرت
بہر مشقت مند

ان جو پور
بابر کن
کے مقابل

ایمان غایب
خود دینت باد

کتاب مشتمل بر ۱۰۰۰ صفحه است

در لغت حضرت خاتم
لغت آن منقوت کا معنی حق
مہر و عشاق محبوب خدا

عین حق حضرت محمد

ادرم سبق
عبد محمد

سید احمد علی

از فیض علم استخوان

کی لطیف انکسدادات ترا
میان شمس و قمر اور

تفاد

بہادر و فاضل

بسم الله الرحمن الرحيم

تعارف اودن

تصنيف (مخطوط) / مخطوطات / مخطوطات

فمن دانت على علم

از اینان جان نازیده از من است

مطلب جانان

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ لَكُمْ آيَاتِنَا فَتَدَارَكُوا أَعْيُنَكُمْ عَلَى الْبَلَدِ الْمَكْنُونِ

فہرست حکایات شاہ باغ ابرہہ سندھ علامت صفحہ سیم پنجم حاشیہ سر او

۲۲۶ بیان حضرت علی بن ابی طالب و امیر المومنین رضی اللہ عنہما کا

دوسرا دفتر ترجمہ تنویری شریف کا

۲۲۴ بیان توقف پڑھنا نقیب تنویری شریف میں

۲۵۶ حکایت اس گدھے کی جو سوکھ کر پڑا

۲۶۴ حکایت بقیہ کی قنارہ کی شکر کو میل سمجھا

دکرا سکا کہ منوں کے سماع کیوڑا سا دھوکہ دیا

مباحات درگاہ میں پروردگار تعالیٰ کے

۲۷۴ ماں حقیقہ میں مسنون ہے جسے حسن ظاہر کا مقام ہے

امیادہ کی نائے نہطال اور کئے تمام نام میں

۲۸۴ حکایت مار کی رسیل قتیل کے

۲۹۲ حکایت اس عاشق کے جسے بخاری حقیقہ کو پایا

۳۰۲ حکایت ہاسیکے حواث میں ڈالتا تھا

۳۱۴ حکایت دالوں بھری رحمہ اند علیہ کی

۳۲۴ حکایت لقمان رحمہ اللہ علیہ کے

حکایت بلقیس کی بطریق منشی کے

۳۳۴ حکایت کریم بن کریم کے حواث میں

۳۴۴ بیان محبت احتسار کریم کا دلی ماحرہ کے

اعتماد کرنا ایک شخص کا بیچ پر اور مارا حاما

۳۵۴ حکایت امان کا سوا اور فقیر بزرگ کو

۳۶۴ حکایت حضرت مایہ دستاویس کے دم

مباحات لعن امارہ کے مارے کی

۳۷۴ حکایت کا لوت کے اور مہر کے کوئے مسود

۳۸۴ حکایت ارکات شیطان الدین کا معاویہ رضی اللہ عنہ

۲۲ حمداری عالی اہل بہار و عم نوالہ

۲۳ لغت حضرت سرور عالم خاتم الانبیاء

۳۴ سبب الف و تصنیف کتاب کا

۴۲ احار کتاب کا رسیل ترجمہ اور احاطہ کے

۵۶ حکایت اوتسا کی جو لڑکی پرستاس ہو رہا تھا

۷۶ حکایت بیوی اور ماہ عالم کی جسے سارا کورا

۷۷ سرائے قلیہ کا لیلیٰ ہی اور احوال اس کا

۸۴ حکایت سود و دربر و جسد ہی پاک کا کہنہ

۸۷ ماں بیکہ و جوش اور عالم الدات ماہود ہے

۹۲ حکایت اوتسا کی اور مہر و دربر و جسد ہی پاک کا کہنہ

۹۴ حکایت اوتسا کی اور مہر و دربر و جسد ہی پاک کا کہنہ

۱۰۲ لغت سرور عالم کے حواث میں مرقوم ہے

۱۰۴ حواث کا کہنہ مقدم ہی توکل پر اور انکار حسری کا

۱۰۶ قصہ بیکہ و جوش و ماہر کا اور کہنہ گرا

۱۱۲ قصہ المیہ دم کا جو حضرت عمر کے پاس آیا تھا

۱۱۴ قصہ طوسے اور تلحہ کا

۱۱۶ حکایت حکیم طبرکجی جی و حضرت علی کے تہا

۱۱۸ دعا و سنتوں کی واسطے سعی و محنت کے

حکایت علیہ السلام کی اور ایک حکایت اور ایک حکایت

۱۹۴ دیرینہ عالم کی حضرت علی کے اصحاب کے ساتھ

حکایت اس کی جو اپنی تالیف پر شکر گوئی کیا

۲۰۶ سند بیکہ و جوش علیہ السلام کا بی قوم کو

حکایت شکر کی کہ شکر کو پہاڑ اور لڑکی کو دارا

۲۱۶ قصہ یوسف علیہ السلام اور اد کی ہمت کا

۴۶ م دنا ہی مجدد اور تعظیم الہی کے بیان میں

۲۵۰۰ تیسرا دفتر شتوی شریف کا

۴۷ حکایت اور شخص کے جو محنت روز چاہتا تھا

۴۸ بیان یک ہر جزو عالم میں ذکر میں پرچو یا بخیر میں

۴۹ بازید کی نیاض کل بیان اور ذکر سوانحی اور سوانح

۵۰ انبیاء مظلومین کے حکایت کی اور سوانح مظلومین کے

۵۱ معنی بعض اولیاء قدس اور اسرار ہم

۵۲ سوال معلول کا ایک رویشی اور جواب اس کا

۵۳ قصہ نقیہ دوقنی رحمۃ اللہ علیہ کا

۵۴ بیان اس کا جواز میں سیدی طاعتین جلالہ

۵۵ قتل کرنا نفس ظالم کا کہ سب سے بڑا عقل کا

۵۶ ہوا گنا حضرت عیسیٰ کا حق تو کسی کو حق پر خدا ہی

۵۷ منجہ انھیں کہ ایک شک پانی سے تمام قافلہ کو سیر کیا

۵۸ ایمان لانا ایک لڑکے کو مسیحا اور کلام انھیں کے

۵۹ بیان یک ریاضت میں سرسبز سودا اور دنیا جانی سودا

۶۰ جواب حمزہ رضی اللہ عنہ کا خلافت کو

۶۱ جمع اور تفریق در میان نفی اور اثبات کی ہے

۶۲ مسئلہ فنا اور بقا میں درویش کا

۶۳ تشبیل ہر من بلا کسی بہانہ کا کہ چاہا ہونی کی موت

۶۴ شتوی شریف پر طعنہ مارنا ایسا جواب

۶۵ تفسیر آیت اطلب علیم خلیلک رجبک

۶۶ نہ مانا انھیں احوال اس کو وہی کہینے جاتی تھی کہ

۶۷ داوا جانی محمد بنکی ہو کہ ظلم کسی سے نہ ہو

۶۸ چوتھا دفتر شتوی شریف کا

۶۹ سوال ایک مرد کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام

۷۰ بیان ان المومنین اخوة کا

۷۱ حکایت اور سوانح مظلومین کے

۷۲ حکایت پر سبیل تشبیل کے

۷۳ تفسیر سورہ یا ایہا الزمل کے

۷۴ بیان حدید مہو فی طایف اور جانور اور آدمی کا

۷۵ چالش اور کشاکش عقل ناقص کا بیان

۷۶ حضرت بابر کا پیچہ میں اپنی کو حق گنا اور ان کا

۷۷ بیان عقل کامل اور سب سے بڑا عقل کی

۷۸ بیان ریاضت یعنی نفس کو زنی اور جس کو زنی کا

۷۹ روح حیوانی اور روح وحی کا بیان

۸۰ نقل شانہزاد کی جس سے ترک مجاہدہ کی تحقیق پائی

۸۱ مناجات نفس کی تمبیہ میں

۸۲ آدمی کی پیدائش اور سزا کا بیان

۸۳ بیان اس امر کا کہ جمع کی تفریق نہیں گے

۸۴ پانچواں دفتر شتوی شریف کا

۸۵ ذکر طائوس طبع کا کربا طبع کا قتل اور اس کا بوجھ

۸۶ بیان لطف قہر خدا کا کہ ایک سر سبز بنان ہے

۸۷ بیان حقول کا اصل الہی میں ان کی تفاوت ہے

۸۸ صفت ان خود کو جو ان میں بیان تھا الہی کے

۸۹ بیان اس کا کہ سو اخصا کی تمام عالم اکل و کواوی

۹۰ صفت باغ طبیعت کے جو مثل کو کہ طالعہ دراز ہے

۹۱ صفت مرغ طبیعت کے جو ستونہ اور قتل اس کا وجہ ہے

۹۲ مثال عالم سے نیک اور عالم سے نیک ہستی ہستی کا

۷	حکایت عاشق و مستون کے
۱۶	یاں مدیت غریب کا چچ احوال تبارک
=	قصایار کا سیل تخیل کے
۲۶	حکایت محوں کے عشق کے
=	حکایت سوال جواب ماس و مستوں کے
=	ماتے قصہ ایار کا
۳۳	حکایت قوم کرلی لغو واداکس میں
=	فائدہ صبر و دل کا اور نقصان تعمیل حرص کا
بیچکا	خال اسکا کسر و اور بلیغ نصیحت کی
۴۴	دکرا اسکا کہ وہ بہ حال اور صحت پارسید مومی
۶	سیاں مسئلہ حشر و قدر کا
=	فائدہ عشق اور مارج اور نہایتی کا
۵۴	فائدہ مستویہ رن کا ماحرموں سے
=	حکایت سیل تخیل کے
۶	مباحات مارگا حق شناسی کا
=	مباحات عام حساب ملک العلام میں
۵۵	چھٹا دفتر ششوی شریف کا
۶۶	ماں حج فائدہ بکریاد کرکس امارہ میں
۷۷	فائدہ اصحاب کرلی ہریں مدیت جماعت کے
۸۶	حکایت ابن علی کی عمر اسی صانع کرلی ہیں
۹۴	یاں اسکا کہ ماسنوکو جیاد ہی ہے
۸	مصر کا اور اہل کا جو جفا سا عاقل کی عزت ہے
۶	ماں حکمت کا پند اس صحت اور حلقہ اند میں
۸۱۶	دکرا اسکا کہ ہر صبر میں حق ظاہر ہے
=	یاں حج فائدہ ہی صورت کرینے

۸۲۴	مصر محمد دعویٰ اور تہارت اند سلہ کا
۶	مباحات دکاہ میں فاضی الحاجات میں
۸۳۴	ماں حج صفات ماطن کے
۶	دکرا اسکا کہ اسان مظهر ہے
۸۵۴	ماں سلطان کی دعا اور فریب کا
۶	ماں مکر و مال مسیحا اور حبیبانی مرود
۹۶۴	حکایت صدر جہاں بھاری کی
۶	دعا اور دیاداروں کے مکر کا میاں
=	سل اسکا کہ ملک کو پھر دانی مارم رہی
۸۷۴	دعا مکر کے قول ہر میں تاجیر کا سب
۶	ماں اسکا کہ عالم کا سوا ماحل کی جائے ہر
=	حکایت اس سحر کی ہے ہی جو کو فاضی کے
۸۹۴	سمہ حکایت اوس سحری اور فاضی کے
۶	ماں اسکا کہ لکھن میں سر اسر خاق کا فہرہ
۹۰۴	حائکہ کتاب طبا کا شکر پروردگار میں
۹۱۴	حجہ جہاں احدیت حل طالع
۶	نعت حضرت مائت الامیاط اند سلہ و سلم
=	تقریب پروردگار مولوی محمد ارسا جی
=	تقریب پروردگار مولوی محمد ارسا جی

تمام شدہ ہرست کتاب فیض انستا

